انبیاء علیہم السلام کی قرآنی دعائیں

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
(الاعراف:۲۳)

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ
(الصّٰفّٰت:۱۰۰)

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ
(القمر:۱۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
(البقرہ:۱۲۷)

تصنیف لطیف
حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ




Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اما بعد! دعا کے بہت بڑے فضائل ہیں اللہ فرماتا ہے:

"وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ" (البقرة:۱۸۶)[1]

اور حدیث شریف میں ہے: " اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ"[2] یعنی دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔

اِس کے باوجود ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، اس کی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود بتائی ہے۔ حدیثِ قُدسی[3] میں ہے کہ جب بندہ کہتا ہے: "یا اللہ تُو میرا حال دیکھ"، اس کے جواب میں اللہ فرماتا ہے: "تُو اپنا نامہ اعمال دیکھ" (مُلَخَّصاً)۔ لیکن محبوب بندوں کے لئے فرماتا ہے:

"وَإِذَا سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ"[4] (بُخاری)

اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ اس کے مانگنے کی دیر ہے، میرے دینے میں دیر نہیں۔ اِسی لئے فقیر نے اللہ کے پیارے پیغمبروں عَلَيهِمُ السَّلام کی دعائیں جمع کی ہیں تاکہ ہم جیسے دعا مانگیں تو قبول فرمائے۔ ان دعاؤں کے ساتھ فوائد بھی ذکر کر دیئے تاکہ قارئین کو فائدہ ہو۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام

بَہِشت (جنّت) سے زمین پر تشریف لانے کے بعد تین سو (۳۰۰) سال گریہ (رونا اور زاری) فرمایا۔ بالآخر اللہ تعالٰی نے آپ کے دل میں دعا اِلقاء فرمائی۔ آپ نے حضور عَلَیہ السَّلام کے وسیلہ (ذریعہ) سے دعا مانگی، وہ قبول ہوئی۔ اُس کا ذکر آئے گا۔

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ" (پ۸، سورۃ الاعراف:۲۳)

---

1) **ترجمہ:** "اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر آجائیں۔" (نوری)

2) (الدعاء للطبراني، باب ما جاء في فضل لزوم الدعاء والإلحاح فيه، 1/ 799، الحديث 29، دار البشائر الإسلامية، سنة النشر: 1407هـ - 1987م)

3) (وہ حدیث جس میں اللہ تعالٰی اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذریعے اپنا کلام بیان فرمائے) (نوری)

4) (المعجم الكبير، باب الصادمن اسمه صدي، صدي بن العجلان أبو أمامة الباهلي، ما أسند أبو أمامةالقاسم بن عبد الرحمن عن أبي أمامة، علي بن يزيد يكنى أبا عبد الملك الدمشقي عن القاسم، عثمان بن أبي العاتكة عن علي بن يزيد، 8/ 222، الحديث 7880، مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

ترجمۂ کنز الایمان: اے رب ہمارے! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے خسارہ (نقصان اٹھانے) والوں سے۔

فائدہ: اَنبیاء عَلَیھِمُ السَّلام ظلم (گناہ، نافرمانی) اور اُس جیسے اُمور سے معصوم (پاک اور محفوظ) ہیں، لیکن یہاں ظلم کا لفظ ہے تو اُس سے "ظلم منفعت"[5] مراد ہے، اور وہ قرآنِ مجید میں بہتر مطلب ہے۔ اس کی تفصیل "فُیوضُ الرَّحمٰن ترجمہ روحُ البَیان" میں پڑھئے۔

فائدہ: یہ کلمات اگرچہ دعائیہ نہیں لیکن اِظہارِ عجز و انکسار ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو مرغوب (پسند) ہے اسی لئے آدم علیہ السلام کی دعا بوسیلہ حضور علیہ السلام قبول ہوئی۔

وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام نے تین سو سال تک مذکورہ بالا معروض (عاجزانہ گزارش) یا دیگر کلمات عرض کئے۔ بالآخر حضور عَلَیہِ السَّلام کا وسیلہ پیش کیا کہ "یا اللہ! میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، پیارے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جاہ و مرتبہ (بلندی اور شان) کے طفیل اور میں اس کرامت و بزرگی کے صدقہ (برکت اور حرمت) میں، جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے، مغفرت کا طالب ہوں"۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی مغفرت فرمادی۔[6] (تفسیر فتح العزیز، ص ۱۶۲۔۱۶۳)

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام

رَبِّ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ (پ۲۸، سورہ القمر: ۱۰) **ترجمہ کنز الایمان:** اے میرے پروردگار میں مغلوب ہوں لہٰذا میری نُصرت فرما۔

فائدہ: نُوح عَلَیہِ السَّلام نے ساڑھے نو سو سال مشرک اور وَدّ، سُواع، یَغُوث، یَعُوق، نَسر کے پجاری (بت پرست) قوم کو توحید (اللہ کی وحدانیت) کا وعظ کیا۔ انہوں نے انتہائی شدت کی، لیکن موصوف نے اپنے اللہ کی چوکھٹ سے بے نیازی (اعراض و غفلت) نہیں کی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو بچالیا اور مُعاندِین (ہٹ دھرم دشمن) اور مشرکین کو تباہ و ہلاک کر دیا۔

خاصیت: دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے مذکورہ دعا بکثرت پڑھی جائے:

"رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا" (سورۃ نوح: ۲۸)

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو، اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے، اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو، اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی میں۔

خاصیت: والدین اور ایمانداروں کے حق میں دعا کرنے سے اپنی مشکلات حل ہوتی ہیں۔

"رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا" (سورۃ نوح: ۲۶)

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

"رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ. فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" (پ۱۹، سورۃ الشُّعراء، آیت نمبر ۱۱۷)

---

5) (یعنی اصل معنی سے ہٹ کر ایک اور پہلو، جیسا کہ اپنے نفس کو کسی خیر یا نفع سے محروم کرنا۔) (نوری)

6) (جواہر عزیزی اردو ترجمہ تفسیر عزیزی، البقرۃ: 37، حضرت آدم علیہ السلام کی دعاؤں کا بیان، 1/ 377، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، داتا گنج بخش روڈ، لاہور، جمادی الاول 1429ھ / جون 2008ء)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا، تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کر دے، اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے۔

خاصیت: دعوتِ اسلام پہنچانے کے بعد اس دعا کو بکثرت پڑھنے سے غلبہ اور قوت عطا ہو گی، یعنی غیبی امداد۔ مسلمان جنگی قیدیوں کو اور اُن کے ورثاء کو یہ وظیفہ جاری رکھنا چاہیئے، بلاتعداد ہر نماز کے بعد۔ ناجائز مقدمات میں گرفتار شدگان کی رہائی کے لئے بہترین وظیفہ ہے۔

"بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ "(پ۱۲، سورۃ ھود:۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔ بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

خاصیت: کشتی، جہاز اور ہر قسم کی سواری پر سوار ہوتے ہی اِن کلمات کو پڑھنے سے سفر امن و سلامتی سے طے ہوتا ہے۔

"رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ"(سورۃ ھود:۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

ازالہ وَھم: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نُوح عَلَیہِ السَّلام کی اپنے بیٹے کے لئے دعا رَد ہوئی، یہ اُن کی جہالت (لاعلمی) ہے۔ اس لئے کہ نُوح عَلَیہِ السَّلام نے بیٹے کے لئے دعا نہیں کی، بلکہ وعدہ کی یاد دہانی کرائی۔ اِسی لئے قرآن میں ہے: "نَادٰى رَبَّهٗ" (سورۃ الأنبیاء:۸۹)(یعنی اپنے رب کو پکارا)، "دَعَا رَبَّهٗ" (سورۃ الزمر:۸)(یعنی دعا کی) نہیں فرمایا۔ اور آگے ہے: "إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ" (سورۃ ھود:۴۵) الخ۔ اور پھر دعا مانگتے بھی کیوں، جب انہیں معلوم تھا کہ یہ کافر ہے، اور کافر کی نجات ممتنع (ناممکن) ہے، اور ممتنع اُمور میں انبیاء عَلَیھِمُ السَّلام دَخیل (دخل انداز یا شامل) نہیں ہوتے۔

خاصیت: لایعنی (بے کار، فضول) امور سے بچنے کے لئے یہ دعا مؤثر ہے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعائیں

"رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ "(پ۲، بقرہ:۱۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنتا جانتا ۔

نوٹ: موصوف اور جناب اسماعیل علیہ السلام نے تعمیرِ کعبہ کے بعد اپنے اعمال کی قبولیت کی دعا بھی اللہ تعالی کے دربار میں کی ۔

خاصیت: ہر نیک عمل کے بعد اُس کے پڑھنے سے راحت اور برکت ملتی ہے۔

"رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ "(البقرہ:۱۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے پروردگار ہمارے! اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

فائدہ: اولاد کے لئے یہ دعا کرنے سے نعمتِ اسلام سے سرفرازی نصیب ہوتی ہے۔

مسئلہ: توبہ کا تعلق اگر نبی سے ہو تو اُس کا مطلب درجات کی بلندی اور اُمتی کے لئے گناہ کی تلافی ہوتی ہے، لیکن یہاں تعلیم کے لئے ہے کہ نیکی کر اور دریا میں ڈال۔

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" (البقرۃ:۱۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے! اور بھیج اُن میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے۔ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔ بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

فائدہ: حضرتِ اِبراہیم علیہ السّلام نے کیسی لطیف (باریک اور نہایت حکمت بھری) دعا کی کہ کائناتِ اَرضی کے لئے ایسا مُعَلِّم (سکھانے والا) اور مُزَکّی (پاک کرنے والا و تربیت دینے والا) چاہیے، جو اُس قوم کی راہنمائی کرے کہ اُس کے بعد کسی اور قانون کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ آپ کی دعاجوں کی توں منظور کرلی گئی۔

خاصیت: اِس دعا سے روحانیت کو تقویّت اور پراگندہ اذہان میں پاکیزگی راسخ ہوتی ہے:

"رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ" (سورۃ اِبراھیم:۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے۔ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔ اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے۔ تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہانہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: ابراہیم علیہ السلام نے توحید پر ثابت قدمی اور مکہ کے لئے اُس بت پرستی سے علیحدگی کی دعا کی۔

خاصیت: کسی شہر میں آباد ہونے پر یہ وظیفہ مفید ہے:

"رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۝ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ" (سورۃ اِبراھیم:۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو، تو لوگوں کے کچھ دل اُن کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

فائدہ: ابراہیم علیہ السلام نے پہلے ربانی (اللہ کی طرف سے نازل شدہ) حکم کی تعمیل کے بعد دعاے مثمرہ (ثمر آور، نتیجہ خیز) عاجلہ (فوراًقبول ہونے والی) کی، چنانچہ وہ منظور کرلی گئی۔ ایک دوسرے مقام پر رزق کی دعا کے ساتھ اہلِ ایمان ہونے کی شرط بھی لگائی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ حصہ مسترد (رد) کرکے فیصلہ دیا کہ کھائے ہر ایک، لیکن ناشکرے (کفران کرنے والے) کو سزا اور شکر کرنے والے کو جزا ملے گی۔ اِس دعا کا نتیجہ تاحال قائم ہے کہ حرم (مکہ مکرمہ) میں ہر طرح کے میوے (پھل) میسر (دستیاب) ہیں۔

"رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ" (سورۃ اِبراھیم:۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں۔

خاصیت: اس دعا کا فائدہ یہ ہے کہ علم میں برکت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اختیارات پر کامل اعتماد ہوتا ہے۔

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ"(سورۃ ابراھیم:۳۹)

ترجمہ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحٰق دیئے، بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔

فائدہ: اولاد جیسی نعمت کے شکریے پر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ"

(سورۃ ابراھیم:۴۰تا۴۱)

ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے کر مجھ کو نماز کا قائم رکھنے والا رکھ۔ اور کچھ میری اولاد کو۔ اے میرے رب میری دعا سن لے۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

فائدہ: ابراہیم علیہ السلام نے ہر امر میں اللہ کو مختارِ مطلق قرار دے کر زندگی بسر کی لیکن مشرک چچا آزر کے حق میں دعا کرنا ایک وعدے کے تحت تھا کیونکہ نبی کبھی بھی علم ہونے کے بعد مشرک کے لئے دعا نہیں کرتا۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے آزر کو بجو کی شکل بنا کر ٹانگوں کے بل گھسیٹ کر ذلیل و خوار بنا کر جہنم کے سپرد کر دیا جائے گا۔[7]

ازالہ وھم: آزر، ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا، باپ نہیں تھا۔ قرآنِ مجید میں ہے: "لِأَبِيهِ آزَرَ"۔ عربی میں "أَب" کا اطلاق چچا پر بھی آتا ہے۔ اگر آزر باپ ہوتا تو جب اس کی استغفار سے روکا گیا اور آپ علیہ السّلام نے بیزاری (علیحدگی اور لاتعلقی) کا اظہار بھی فرمایا، پھر سورۃ ابراہیم، رکوع ۱۴ میں "رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ" کے تحت والد کے لئے کیوں مانگتے رہتے؟ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "ابراہیم علیہ السّلام اور آزر کا رشتہ"۔

"رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ"(پ۲۳، سورۃ الصافات:۱۰۰) **ترجمہ کنز الایمان:** الٰہی مجھے لائق اولاد دے۔

فائدہ: اسلام کی دعوت کے بعد دعا مثمرہ ثابت ہوتی ہے۔ اِس لئے نیکی کرنے کے بعد دعا مانگنی چاہئے۔

"رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ. وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ"

(پ۲۳، سورۃ الشعراء:۸۳تا۸۵)

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے اُن سے ملادے جو تیرے قُربِ خاص کے سزاوار ہیں۔ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔ اور مجھے اُن میں کر جو جنت کے باغوں کے وارث ہیں۔

فائدہ: حضرت اِبراہیم علیہ السّلام جنت، اولاد اور لِسانِ صِدق (اچھانام، نیک شہرت) اور صُلحاء (نیک بندوں) کی رفاقت کی دعا کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں سے نفع کی امید رکھنا انبیاء عَلَیھِمُ السَّلام کی سنت ہے، خواہ وہ زندہ ہوں یا اہلِ مزار، کیونکہ آیت میں مطلق حکم ہے۔ جو ایسے عقیدہ کو شرک کہتے ہیں وہ جاہل (نادان) ہیں۔

"إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ" (پ۷، الأنعام:۷۹)

---

[7] (صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى واتخذ الله إبراهيم خليلا، 3/ 1223، الحديث 3172، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

ترجمۂ کنز الایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے، ایک اُس کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔

فائدہ: اِبراہیم علیہ السّلام نے اپنی قوم کو سورج اور قمر (چاند) پرستی بلکہ بت پرستی سے بھی روکا۔ جب قوم کے دماغ میں شعلۂ دین (روشنیِ ایمان) نہ آیا تو فرمانے لگے: "میری قوم! میرا عقیدۂ توحید یہ ہے، جس کے دلائل میں تجھے بتا چکا ہوں۔ شرک والوں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔"

"إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ" (سورۃ الأنعام: ۱۶۲ تا ۱۶۳)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا مالک۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

یہ دعا قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت منقول ہے۔ اِس دعا سے اسلام کے گلستان کے تمام پھول مومن کو معطر کرتے ہیں۔

خاصیت: اس دعا سے استقامتِ دین نصیب ہوتی ہے۔

حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

"أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" (پ۱۸، سورۃ الأنبیاء: ۸۳)

ترجمہ کنز الایمان: جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہربانی والوں سے بڑھ کر مہربانی والا ہے۔

"أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ" (پ۲۳، سورۃ ص: ۴۱) **ترجمہ کنز الایمان:** اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے تکلیف اور ایذا لگا دی۔

فائدہ: حضرت ایوب علیہ السلام ۱۸ برس مختلف امتحانات، بدنی، مالی میں رہے، بالآخر جب قوّتِ برداشت سے مسئلہ حل نہ ہو سکا تو اپنے مالکِ حقیقی کو پکارا جس نے آنِ واحد میں روحانی اور جسمانی شفاءِ کلی عطاء کر دی۔

ازالہ وہم: بعض اسرائیلیات میں ہے کہ آپ کے جسم پر کیڑے پڑ گئے۔ ایسی روایات نا قابلِ حجّت ہیں اور اس میں ایک نبی علیہ السلام کی تنقیص اور عیب بھی ہے اور ہر نبی علیہ السلام ہر نقص و عیب سے پاک ہوتا ہے۔

فائدہ: نہ صرف آپ کو شفاء کلی بلکہ بیماری کے دوران جو نقصان ہوا وہ پورا کر دیا گیا۔ یعنی اولاد اور مال بھی عطا کر دیا۔ غسل کرتے وقت سونے کی ٹڈیوں کی بارش سے مالا مال کر دیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعائیں

"إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ" (سورۃ یوسف: ۸۶) **ترجمہ کنز الایمان:** میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

فائدہ: "بَث" اس غم کو کہتے ہیں جس کی شہرت ہو جائے جیسے یوسف علیہ السلام کی جدائی کی شہرت ہو چکی تھی۔ "حُزنٌ" دوسرے کی جدائی کے صدمہ پر بولا جاتا ہے۔

خاصیت: حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس دعا سے یوسف علیہ السلام کو دوبارہ پالیا، گمشدہ کی واپسی کے لئے مفید ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعائیں

"رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ "(پ۱۳،سورۃ یوسف:۱۰۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا،اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قُربِ خاص ہیں۔

خاصیت: اصحابِ اقتدار، اربابِ حَلِّ عَقد اس وظیفہ سے فائدہ اٹھائیں،اس سے فکرِ آخرت کا سبق ملتا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

"رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ "(پ۳،سورۃ آل عمران:۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

"رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ "(پ۳،سورۃ الانبیاء:۸۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فائدہ: قرآن مجید میں ہے:"هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ"(پ۳،سورۃ آل عمران:۳۸)

زکریا علیہ السلام نے بی بی مریم کی قیام گاہ میں دعا مانگی تو اللہ تعالی نے بچے کی نوید سنائی، اس لئے ہم کہتے ہیں اللہ ہر جگہ سنتا ہے لیکن جلد قبول اس وقت کرتا ہے جب اُس کے محبوبوں کے آستانوں پر دعا مانگی جائے جو بد بخت لوگ اسے شرک سمجھتے ہیں وہ ازلی محروم ہیں ۔

حضرت زکریا علیہ السلام کا اندازِ دعا

"إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۚ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۖ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا"(پ۳،مریم:۴تا۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا۔اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے۔وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اسے پسندیدہ کر۔

فائدہ: (۱)وراثت سے یہاں وارثتِ مال نہیں بلکہ علم ہے کیونکہ میراثِ انبیاء علم ہوتا ہے۔[8] (صحیح بخاری)

(۲) حضرت زکریا علیہ السّلام کے رُفقاء(ساتھی)خوب محوِ خواب(گہری نیند میں) تھے، آپ چپکے چپکے دعا کر رہے تھے:"یارب،یارب،یارب"۔اللہ تعالیٰ نے یوں جواب دیا:"بے شک،بیشک،بیشک۔"[9] (ابن کثیر۔ص۱۱۰،تفسیر سورۃ مریم)

(۳) یہ اندازِ دعا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے،اولاد اللہ تعالیٰ ہی عطاء کرتا ہے۔

---

[8](صحيح البخاري، كتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل، 1/ 38، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

[9](تفسير ابن كثير، سورة مريم، 5/ 207، دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع – السعودية، الطبعة: الأولى، 1431هـ)

(۴) نبی علیہ السلام ہو کر حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستان پر دعا مانگ رہا ہے یہ محض تعلیم تھی جیسے حضور علیہ السلام نے حضرت عمر و حضرت علی کو حضرت اویس رضی اللہ عنہم کے پاس دعا کے لئے بھیجا تا کہ اُمّت کو تعلیم ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں

"أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ" (سورۃ البقرۃ:۶۷) **ترجمہ کنزالایمان:** میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں کہ نادانوں سے ہو جاؤں۔

فائدہ: نادان دوستوں سے پناہ مانگنے کا بہترین وظیفہ ہے۔

"رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ" (سورۃ القصص:۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے پروردگار! جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کر دے میں اس کا محتاج ہوں۔

فائدہ: ہر قسم کی محتاجی اِس کے پڑھنے سے دفع ہو جاتی ہے۔

"قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" (الاعراف:۱۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما تو سب سے بڑھ کر رحیم ہے۔

فائدہ: اپنی غفلت کی لغزش کی تلافی کے لئے مفید تر وظیفہ ہے۔

ازالہ وھم: موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے واپس لوٹے تو قوم کو شرک میں مبتلا پا کر ہارون علیہ السلام پر غصہ آیا۔ اللہ سے بھی اظہارِ اضطراب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیارے انداز میں سمجھایا کہ یہ ایک راز ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ دو بھائی لڑیں تو کسی دوسرے کو اس میں تحقیر و توہین کا طریقہ تلاش نہیں کرنا چاہئے جیسے امیر معاویہ و سیدنا علی المرتضیٰ کی لڑائی وغیرہ۔

"قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي ۖ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ" (پ۶، المائدہ:۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب میرے! میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کر دے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں۔

انتباہ: بنی اسرائیل نے قِتال سے انکار کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دامن صاف کرنے کی درخواست اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دی۔

"وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ" (المومن:۴۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

خاصیت: جس معاملہ کا حل کرنا انسان کے اختیار سے باہر ہو جائے، عقل کام نہ کرے تو اس دعا سے معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ اسے بکثرت پڑھا جائے دشمن کے شر سے بچنے کے لئے بھی یہ دعا تیر بہدف ہے۔

"رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ، يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ" (طٰہٰ:۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے میری زبان سے گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

فائدہ: اس دعا سے قوّتِ گویائی نصیب ہوتی ہے۔ مقررین اور واعظین حضرات اِسے خوب یاد کر لیں قیمتی تحفہ ہے۔

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ، هَارُونَ أَخِي ، اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ، وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ، كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ، وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ، إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا (پ۱۶،طٰہٰ:۲۹تا۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور میرے لئے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون میرا بھائی ہارون۔ اس سے میری کمر مضبوط کر۔ اور اسے میرے کام میں شریک کر۔ کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں۔ اور بکثرت تیری یاد کریں۔ بیشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (پ۱۱،یونس:۸۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے، اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

خاصیت: اسلام کے دشمنوں کے اموال اور اولاد کی تباہی کے لئے مفید وظیفہ ہے۔

مُژدۂ بہار: ہر بد مذہب اپنی بد مذہبی کی اشاعت کے لئے بھرپور اسباب رکھتا ہے۔ اور اہلسنت بے یار و مددگار لیکن اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کو آباد کر کے بدمت فرعون کو برباد کیا ایسے ہی اہلِ حق کے لئے کر دکھلاتا ہے۔

"سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ" (الاعراف:۱۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رُجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

فائدہ: موسیٰ علیہ السلام نے ربانی دیدار کی خواہش کی اللہ تعالیٰ نے ایک شرط لگائی وہ یہ کہ اگر پہاڑ تجلی سے برقرار رہا تو بہتر ورنہ نہیں۔ پہاڑ تجلی کی جھلک سے پہلے ہی پارہ پارہ (ٹکڑا ٹکڑا) ہو گیا۔ طالبِ دیدار بھی غش کھا کر گر گئے۔ ہوش پر یہ کلمات زبان سے ادا کر کے معافی مانگی۔ وہ یہ کہ حق تھا مدنی تاجدار کا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مانگ لیا میں نے: "رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي" (پ۲۰،قصص:۱۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی۔

حضرت داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام کی دعا

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ" (النمل:۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی۔

فائدہ: اِس وظیفہ سے نعمت کا زوال نہیں ہوتا بلکہ فراوانی ہوتی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

"رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ" (ص:۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سر فراز نہ ہو۔ بے شک تو ہی اصل داتا ہے۔

سوال: سلیمان علیہ السلام کی دعا مُستجاب (قبول) ہوئی تو پھر حضور علیہ السلام مختارِ کل نہ ہوئے؟

جواب: آیت میں "مِّنْ بَعْدِي" (میرے بعد) ہے اور حضور علیہ السلام تو اُن سے پہلے مختار چلے آ رہے ہیں۔

"رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ" (پ۱۹، النمل:۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے اُن بندوں میں شامل کر جو تیرے قُربِ خاص کے سزاوار ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

"لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِين" (پ۱۷، انبیاء:۸۷)

ترجمہ کنزالایمان: کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔

نوٹ: موصوف نے وطن ترک کر دیا، کشتی پر سوار ہوئے اچانک بحری سی آئی ڈی نے گرفتار کر لیا۔ مچھلی کے پیٹ میں یہ وظیفہ پڑھتے رہے سمندر کی تاریکی، رات کی تاریکی چھٹ گئی۔

فائدہ: تمام مشکلات کے حل کے لئے اِسے پڑھنا چاہیے۔ اس کی تعداد منقول نہیں البتہ سوا لاکھ کی تعداد سے عموماً کام بن جاتا ہے لیکن پڑھنے والے نیک لوگ ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

"اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيداً لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ" (المائدہ:۱۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

سید الانبیاء خاتم الانبیاء جناب محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا برائے علم

"رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (طہ:۱۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

نوٹ: یا اللہ اپنی (زدنی منک علما) طرف سے میرے علم میں اضافہ اور نفع بخش بنا دے۔

قاعدہ: ہر نبی علیہ السلام بالخصوص ہمارے حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے الفاظ محض تعلیم کے لئے ہوتے ہیں، اُن پر نظر رکھ کر نبوت کی تنقیص (شان گھٹانا) کفر ہے ایسے کہہ دینا کہ نبی کی فلاں دعا قبول نہ ہوئی وغیرہ، حالانکہ اُن کا کام تعلیمِ اُمّت ہے۔ ہاں جب اللہ تعالی سے منوانے کو آتے ہیں تو اللہ اپنے محبوبوں کی دعائیں رد نہیں کرتا۔

خاصیت: اِس وظیفہ سے علم میں اضافہ اور ہر امتحان میں کامیابی ملتی ہے۔

"اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا"[10] (ترمذی)

فائدہ: طُلباء، عُلماء، فُضلاء مُقرّرین حضرات کو یہ دعا یاد کر لینی چاہئے۔

"اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ" (پ۲۴، زمر:۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے اللہ آسمان اور زمینوں کے پیدا کرنے والے نہاں اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔

افتتاحِ تہجد کا وظیفہ نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ[11] (صحیح مسلم)

ترجمہ: اے رب ہمارے! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے خالق، حاضر اور غائب کے عالم، تو ہی اپنے بندوں کے اختلافات کا فیصلہ کرے گا مجھے راہِ اختلاف سے بچانا اور اپنے حکم سے تو جسے چاہے راہِ حق پر قائم رکھتا ہے۔

"حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ" (پ۱۱، توبہ:۱۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

فائدہ: جو شخص صبح اور شام سات دفعہ اِن کلمات کو پڑھے اللہ تعالی اُس کے تمام ہموم (پریشانیاں) دور کر دیتا ہے (بقول ابودرداصحابی رضی اللہ عنہ)۔[12]

(ابن کثیر، ج۲ص ۴۰۵)

"رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" (پ۱۸، المومنون :۹۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا۔

خاصیت: جب کسی ظالم اور باغی قوم پر عذاب نازل ہو رہا ہو تو مسلمان اِس دعا سے عذاب سے بچ جائے گا۔

---

[10] (سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، 5/ 540، الحديث 3599، دار الكتب العلمية)

یعنی: اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع دے جو تونے مجھے سکھایا، اور مجھے وہ علم سکھا جو میرے لیے نفع بخش ہو، اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ (نوری)

[11] (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، 1/ 534، الحديث 1289، دار إحياء الكتب العربية)

[12] (تفسير ابن كثير، سورة التوبة، بيان أن المراد بالسياحة الصيام، 4/ 368، دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع – السعودية، الطبعة: الأولى، 1431هـ)

"اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (پ۳، آل عمران:۲۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

خاصیت: یہ دعا ہر کام کے لئے مفید ہے۔

"رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا" (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

فائدہ: اس دعا کو بکثرت پڑھنے سے غیبی مدد نصیب ہوگی۔

نبوی دعا

"أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ"

ترجمہ: میں اللہ تعالی سے شیطان لعین مردود کے تکبر، جنوں اور شعروں سے پناہ لیتا ہوں۔

"رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ" (پ۱۸، مومنون:۹۷)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شیطانی اثرات سے محفوظ رکھنے کا بہترین وظیفہ بتایا باوجود یکہ آپ پر شیطان مسلط نہ ہو سکتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، مِن شَرِّ مَا خَلَقَ، وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ، وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (الفلق:۱تا۵)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کو پیدا کرنے والا ہے۔ اُس کی سب مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَلِكِ النَّاسِ، إِلَٰهِ النَّاسِ، مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ، الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (الناس:۱تا۶)

ترجمہ کنزالایمان: تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو ہے سب لوگوں کا رب۔ جو سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی۔

خاصیت: ان دو سورتوں کے فوائد میں یہ ہے کہ جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری کی حالت میں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ صبح وشام ان دونوں سورتوں کی تلاوت سے انسان شیطانی اثرات سے بچ جاتا ہے۔ یہ سورتیں، تریاقِ جادو ہیں۔ حضرت جبرائیل امین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اِن کلمات سے دم فرمایا: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَنَفْسٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ"[13]

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے نام پر ایذا دینے والی اور حاسد کے حسد اور نظر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے گا۔

شانِ نزول: یہ دونوں سورتیں اُس وقت نازل ہوئیں جبکہ لبید بن اعصم یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں پر جادو کر دیا تھا۔

سوال: یہ انبیاء بھی ان شیطانی اثرات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو نبوت کا مسئلہ تو قابلِ اعتبار نہیں رہتا۔

جواب: صاحبِ نبوت کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں: ۱۔ بشریّتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۔ حقیقتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیماری، تکلیف، سر درد، بخار اور چوٹ سے متاثر ہونا وغیرہ وغیرہ بشریت سے متعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔

حقیقتِ مُحمَّد ﷺ متاثر نہیں ہوئی، مثلاً نماز میں ترمیم، احکام میں ترمیم، یا تلاوت میں کمی و بیشی سرزد نہیں ہوئی۔ بَشَریَّت (انسانی پہلو) اور نُورانیَّت (روحانی پہلو) میں فرقِ عظیم ہے۔ لیکن جب بے وقوفوں نے اِس فرق کو نہ سمجھا تو وہ بے شمار توہّمات (غلط خیالات) میں مبتلا ہو گئے۔ بعض مُنکرینِ حدیث اور رَوافض نے سرے سے جادو (سحر) والی روایت ہی کا انکار کر دیا، اور ایسے ہی بعض صوفی جہلاء (نادان صوفی) اور بعض دوسرے لوگوں نے آپ ﷺ کو اپنی مثل سمجھ کر آپ کے جملہ عوارضِ بشریت (انسانی عوارض جیسے بیماری، بھوک، پیاس وغیرہ) سے آپ علیہ السّلام کو اپنے جیسا مجبورِ محض بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ سنت کو اس مسئلہ میں فراست (سوجھ بوجھ) بخشی کہ عوارض (عارضی اُمور) کا ورود بَشَریَّت پر ہوتا ہے۔ اور کمالات (مکمل خوبیاں، اعلیٰ صفات) کا ظہور حقیقتِ مُحمَّد ﷺ پر ہوتا ہے۔ ہم اہلِ سنت حضور سَیِّدِ عالَم ﷺ کی دونوں حیثیتوں کو حق مانتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق فقیر کی تصنیف "البشرية تعليم الأُمَّة" اور رسالہ "إرشادُ النَّبی فی سِحرِ النَّبی" میں ہے۔

هٰذَا آخِرُ مَا رَقَمَهُ قَلَمٌ

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲ محرم ۱۳۷۸ھ، حامد آباد ضلع رحیم یار خان

---

[13] (الدعاء للطبراني، باب الدعاء للمريض عند عيادته، 1/ 1313، الحديث1095، دار البشائر الإسلامية، سنة النشر: 1407هـ - 1987م)